REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS, FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

REGD. NO. P. 67.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد — ۲۱

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر:- جاوید اقبال اختر

شمارہ — ۴۹

شرحِ چندہ

سالانہ ۱۰ روپے

ششماہی ۵ روپے

ممالکِ غیر ۲۰ روپے

فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۳۰ شوال ۱۳۹۲ ہجری   ۷ فتح ۱۳۵۱ ہش   ۷ دسمبر ۱۹۷۲ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۵ فتح (دسمبر)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں ۱۲ نبوت (نومبر) کے بعد کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرام کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں اللہ تعالیٰ اپنا فضل شاملِ حال رکھے آمین۔

قادیان ۵ فتح۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل وعیال بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں الحمدُ للہ۔

★ — جلسہ سالانہ کی آمد آمد ہے۔ مرکز میں جلسہ کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ جلسہ پر آنے والوں کو خدا تعالیٰ خیر و عافیت سے لائے۔ اور وہ بامراد واپس جائیں اور سفر و حضر میں اللہ تعالیٰ ان سب کا حافظ و ناصر ہو آمین۔

★ — حضرت مولانا عبدالرحمان صاحب فاضل امیر مقامی قادیان مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں الحمد للہ۔

جلسہ سالانہ کی عظمت و اہمیت کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات

اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے

میں دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو اور اُن کو اجرِ عظیم بخشے

قادیان میں جماعتِ احمدیہ کا اکیاسیؔ واں سالانہ جلسہ بتاریخ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح ۱۳۵۱ ہش مطابق ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر ۱۹۷۲ء منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں اب صرف چند یوم باقی ہیں۔ احبابِ جماعت کو زیادہ سے زیادہ اس خالص روحانی اجتماع میں شرکت کرنے کے لئے سلسلہ احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان دار الامان میں پہنچنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ یہ جلسہ جو عظیم برکات اپنے اندر رکھتا ہے اس کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں۔ اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت کے ساتھ لاویں۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ ہرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں جاتی۔

اور مکرّر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں — بالآخر میں دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو۔ اور ان کو اجرِ عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے۔ اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دے۔ اور اُن کے ہمّ و غم دُور فرمائے اور اُن کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور اُن کی مرادات کی راہ ان پر کھول دے۔ اور روزِ آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ ان کو اُٹھاوے جن پر اس کا فضل اور رحم ہے اور تا اختتامِ سفر اُن کے بعد اُن کا خلیفہ ہو —!!

اے خدا، اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکلکشا! یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر ایک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۷ فتح ۱۳۵۱ ہجری شمسی

مسلمانوں کے لئے
دُنیا کو پکڑنے کا قریبی راستہ ـــ "تبلیغ و دعوت"

کہتے ہیں کہ اگر بھُولا ہُوا آدمی شام کو گھر لوٹ آئے تو اُسے بھُولا ہُوا نہیں کہنا چاہیئے شکر کا مقام ہے کہ ایک لمبے تجربہ کے بعد آج مسلمانوں کے پڑھے لکھے طبقہ میں یہ خیال پیدا ہو رہا ہے کہ اس وقت مسلمان قوم مادّی ترقی میں دنیا کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اگر اُسے دنیا کو پکڑنا ہے تو اس کے لئے زیادہ قریب راستہ تبلیغ و دعوت دین کا ہے۔ بلاشبہ جو چیز ملّتِ اسلامیہ کے پاس ہے ساری دنیا اس سے تہی دامن ہے۔ اگر وہ اس کی صحیح قدر و قیمت جانتے ہوئے اُٹھ کھڑے ہوں تو کوئی وجہ نہیں کہ ان کا گوہرِ مقصود ان کو مل نہ جائے۔ درحقیقت یہی وہ بات ہے جسے جماعتِ احمدیہ اپنے یوم تاسیس سے ہی برادرانِ اسلام کی خدمت میں پیش کرتی چلی آ رہی ہے۔ آج سے پون صدی پہلے مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے بنفسِ نفیس اور آپؑ کے بعد آپؑ کے خلفاء عظام نے یکے بعد دیگرے اس بات کو وقت کی اہم ضرورت کے طور پر پیش کیا۔ مگر عامۃ المسلمین سے لے کر حضرات علماء کرام تک کسی نے اس کو درخورِ اعتناء نہ جانا۔ عامۃ المسلمین کی تمام تر باگ ڈور علماء ہی کے ہاتھ میں تھی۔ مگر وہ اپنی ہی مخصوص ڈگر پر چلتے رہے۔ زمانہ بدلا اور اس کے ساتھ تقاضے بھی بدل گئے مگر ان کی بلا سے۔ کسی نے مسجد کے حجرہ میں چند طلبہ کو لیا اور مدرسہ کھول کر بیٹھ گیا۔ اور سمجھا کہ بڑا معرکہ سر کر لیا۔ کسی نے چند ہم خیال افراد کو جمع کیا اور انجمن بنالی اور کہہ دیا بس سب کچھ ہو گیا۔ انجمن کے تشکیل پا جانے سے مسلمانوں کے تمام دلدّر دُور ہو گئے!! مساجد کے دیار العلوم سے اور انجمنوں کے قیام سے قدم آگے بڑھا تو کالج اور یونیورسٹی کی تشکیل تک نوبت آئی۔ اور علوم جدید کی تحصیل ہی میں اسلام کی ضرورتِ مقتضیہ کا حل جانا۔ اس کے بعد ایک تیسرا طبقہ اُٹھا تو اس نے ان سب کو بے نتیجہ قرار دیتے ہوئے امتِ مسلمہ کو صنعت و تجارت میں نام پیدا کر کے اس محاذ سے ترقی یافتہ اقوام کو زیر کر لینے کی تجاویز امت کے سامنے رکھیں۔ مگر عملی میدان میں یہ صورت بھی کچھ کارگر ثابت نہ ہوئی۔ اور مسلمان اس محاذ پر بھی کچھ قابلِ ذکر کام نہ کر پائے تو پُرجوش طبقہ اُبھرا اور مسلم ممالک کو حربی قوت میں حریفوں پر بازی لے جانے کا مشورہ دینے لگا۔ مگر گھر بیٹھے مشورے تو دیئے جا سکتے ہیں مگر جہاں ہر ملک کو اپنے اپنے مخصوص حالات کا سامنا ہے وہاں جو اقوام مدتوں پہلے جس سرگرمی سے اس محاذ پر مصروفِ عمل ہیں ان کی رفتار کو پکڑ لینا ان کے بس کا روگ نہیں رہا۔ اس طرح اس چوتھے طبقہ کا مشورہ بھی اسی طرح ہوائی ہی ثابت ہُوا جس طرح پہلے تین طبقوں کا۔

کسی نے کسی وقت بھی یہ نہ سوچا کہ دینِ اسلام کو فی الواقع کس چیز کی ضرورت ہے۔ قرآن کریم میں سبھی نے پڑھا کہ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا اور اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ کے وعدے کا سبھی کو علم ہے مگر نہ جانا کہ جس زبردست ہستی نے دینِ اسلام کو پسندیدہ دین قرار دیا اور اس نے اس کی حفاظت کا کام خود ہی اپنے ذمہ لیا جس صورت میں کہ ایسی زبردست ہستی نے دینِ متین سے اپنا تعلق نہیں توڑا بلکہ یہ تعلق تا قیامت قائم و دائم ہے وہ حسبِ وعدہ اس دین کی حفاظت بھی کرے گا۔ آخر اس کے وعدے کے کچھ تو معنے ہیں۔ کیسی عجیب بات ہے، خدا تو مسلمانوں کو کہے کہ دین اسلام کی حفاظت کا کام میرا ہے، تمہیں اس بارے میں فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں مگر مسلمان ہیں کہ برابر اس کے لئے پریشان ہوئے جاتے ہیں۔ اگر بغور دیکھا جائے تو آج کے ان مسلمانوں سے تو عبد المطلب کا خدا کی ذات پر ایمان زیادہ پختہ نظر آتا ہے جب ابرہہ کے ایک سوال کے جواب میں انہوں نے بیساختہ کہا "انا ربّ الابل و للبیت ربّ یحمیہ" میں اُونٹوں کا مالک ہوں، مجھے اپنے اونٹوں کی فکر ہے۔ اس گھر (یعنی بیت اللہ شریف) کا بھی ایک مالک ہے۔ وہ خود اس کی حفاظت کرے گا۔ اور دُنیا نے دیکھ لیا کہ فی الواقع اس گھر کے مالک نے معجزانہ طور پر اس کی حفاظت کی اور ابرہہ کا جو لشکر اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دینے کے لئے آیا تھا اس کی تمام فوج اور وہ خود بھی تباہ و برباد ہو کر رہتی دُنیا تک عبرت کا ذریعہ بن گیا ـــ!!

بہر حال روئے زمین کے مسلم مفکّرین نے وقتاً بعد وقتٍ یہ سب تجربات کر کے دیکھ لئے اور یکے بعد دیگرے ان کے یہ سب قسم کے تجربات ناکام رہے۔ ان کی ناکامی اس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ ان کی یہ سب کوششیں خدا کی نگاہ میں مقبول اور پسندیدہ نہ تھیں۔ ورنہ صورتِ حال بالیقین اس سے مختلف ہوتی۔ صاف بات ہے، قرآن مجید میں خدا تعالےٰ تو فرماتا ہے کہ:-

اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ۝ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝

(القلم آیت ۳۶-۳۷)

کہ کیا ہم مسلمانوں کو مجرموں کے برابر سمجھ لیں گے، تمہیں کیا ہو گیا تم کیسا فیصلہ کرتے ہو؟ غور کیجئے! کہیں ایسا تو نہیں کہ مسلمان، مسلمان ہی نہ رہے ہوں۔ اس لئے ان کی یہ کوششیں حسبِ دلخواہ بار آور نہ ہوئیں ـــ؟؟

شکر کا مقام ہے کہ اب پڑھے لکھے مسلمانوں میں سے ہی ایک طبقہ ایسا بھی اُبھر رہا ہے جو سنجیدگی سے تمام حالات کا مطالعہ کرنے کے بعد حقیقت الامر کے بہت قریب پہنچ گیا ہے۔ اگرچہ تاحال اس کی آنکھوں پر کسی قدر پردے باقی ہیں جن کے سبب وہ صحیح صورتِ حال کا کماحقّہ فیصلہ نہیں کر سکے۔ یا یوں کہیئے کہ ابھی ان کے اندر ایسی جرأت اور دلیری پیدا نہیں ہوسکی جس کے مظاہرہ کی حق بات دیکھ لینے کے بعد ضرورت ہوتی ہے۔ بہر حال غنیمت ہے کہ ان کی قوّتِ فکریّہ نے کچھ نہ کچھ قدم صحیح سمت کو اٹھائے ہیں۔ چنانچہ ہفت روزہ الجمعیّۃ دہلی مجریہ ۲۴ر نومبر ۱۹۷۲ء میں مسلم ممالک کے حالات کا جائزہ لیتے ہوئے معاصر نے مسلمانوں کے لئے دُنیا کو پکڑ لینے کے لئے جس قریبی رستہ کی نشان دہی کی ہے وہ یہی "تبلیغ و دعوت" ہی کا رستہ ہے۔ معاصر کا مدلل اقتباس اسی اشاعت میں دوسری جگہ نقل کیا گیا ہے۔

بلاشبہ یہ ایک خوش کُن تبدیلی ہے کہ مسلمانوں کا پڑھا لکھا طبقہ اب اسی صحیح رستہ کی طرف آنے لگا ہے۔ جس پر جماعتِ احمدیہ ابتداء ہی سے رواں دواں ہے اور اسی کی طرف اپنے برادرانِ اسلام کو بھی دعوتِ عمل دیتی آ رہی ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیّہ نے بارہا برادرانِ اسلام کی اس بڑی غلطی کو واضح کیا۔ اور بارہا انہیں از راہِ ہمدردی یہ مشورہ دیا کہ اسلام کی سربلندی کے لئے خود ساختہ طریقوں کو چھوڑ کر دعوت و تبلیغ کے کامیاب طریق کو اپنائیں۔ بیرونی دُنیا کو محبّت و اُلفت کے ساتھ اسلام کی طرف بُلائیں۔ اُن کے دلوں سے اسلام کی کدورت دُور کرنے کی کوشش کریں۔ انہیں مؤثر طریق پر اسلام کی رُوحانی تاثیراتِ عظیمہ سے واقف و آگاہ کریں۔ خود اسلام کا عملی نمونہ پیش کریں۔ اور عمل سے اسلام کی طرف راغب کریں۔ افسوس کہ مسلمانوں نے اس مشورہ کو قبول نہ کیا۔ مگر جماعتِ احمدیہ نے اسی راستہ پر چل کر ایک ایسا مقام پیدا کر لیا ہے جسے ایک دُنیا تسلیم کرنے پر مجبور ہے تبلیغ و دعوت کا کامیاب کام خدا کے فضل و کرم سے آج جماعتِ احمدیہ کا امتیازی نشان ہے۔ اگر آج ہفتہ وار اخبار الجمعیۃ کے مدیرِ محترم اسلام کی عالمگیر تبلیغ و دعوت کے بارے میں حسرت بھرے الفاظ میں لکھتے ہیں کہ "ایک امکان جسے اب تک استعمال نہیں کیا گیا"۔ تو اُن کی یہ بات اپنے حلقۂ احباب یا اپنے ہی ہم خیال لوگوں کی نسبت تو درست ہو سکتی ہے کہ ان سب لوگوں نے اس امکان کو فی الواقع استعمال نہیں کیا۔ لیکن اس سے کلّی طور پر نفی لازم نہیں آتی۔ خدا کے فضل و کرم سے احمدیہ جماعت شروع سے اس امکان کا مقدور بھر فائدہ اٹھاتی رہی ہے۔ اور اُسے حیرت انگیز کامیابی بھی حاصل ہوئی ہے ـــ!!

ساری دُنیا میں مؤثر تبلیغ و دعوت کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ جو کچھ کر رہی ہے اس بارے میں زیادہ کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید، ہر متمدن ملک میں جماعت کی طرف سے جاری شدہ احمدیہ تبلیغی مشنز کی ٹھوس مساعی اور خوش کن نتائج آفتاب آمد دلیلِ آفتاب کا رنگ رکھتے ہیں۔ "عدم اطمینان" سے پریشان دُنیا کو آج اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ہی کے تیر بہدف نسخے سے خاطر خواہ طور پر مطمئن کیا جا سکتا ہے۔ اور یہ نسخہ آج صرف اور صرف احمدیہ جماعت کے پاس ہے جس نے اس زمانہ کے مامور اور مُرسل سے وابستہ ہو کر تازہ بتازہ خدا کی زندہ تجلّیات کو مشاہدہ کیا۔ جن کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ یہ مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ ہی ہیں جنہوں نے خدا فراموشی کے اس دَور میں اس بات کا کھلے عام اعلان کیا کہ

آں خدائیکہ از و خلق و جہاں بے خبر اند
بر من جلوہ نمودست گر اہلی بپذیر

(سراجِ منیر صا مطبوعہ ۱۸۹۷ء)

(باقی صلا پر)

ربوہ میں مجلس انصار اللہ کا سترہواں کامیاب سالانہ اجتماع

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا اجتماع سے رُوح پرور اور بصیرت افروز اختتامی خطاب

"اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں نفاق کے ہر پہلو پر روشنی ڈال کر منافقوں کی ذہنیت کو اچھی طرح واضح کیا ہے"

"اُس نے ضروری قرار دیا ہے کہ منافقوں سے متعلق قرآنی تعلیم کو بار بار بیان کر کے انہیں اُن کی غلط روش سے آگاہ کیا جائے"

"ہمیں تمام بنی نوعِ انسان کی خدمت کیلئے پیدا کیا گیا ہے اس لئے اپنے دائرۂ خدمت کو وسیع سے وسیع تر کرتے چلے جاؤ"

ربوہ ــــ مجلس انصار اللہ کا سترہواں سالانہ اجتماع دعاؤں، ذکرِ الٰہی، انابت الی اللہ اور روحانی کیف و سرور سے معمور فضا میں تین دن (۱۷ ارتا ۱۹ ارنبوت ۱۳۵۱ ہش) تک جاری رہنے کے بعد ۱۹ ارنبوت کو ایک بجے بعد دوپہر نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگیا۔ یہ اجتماع اپنی سابقہ روایات کے عین مطابق اس میں شامل ہونے والے ہزارہا انصار و خدام کے لئے غیر معمولی طور پر ازدیادِ علم اور ازدیادِ ایمان کا موجب ثابت ہوا۔ انہیں اجتماع کے ایام میں علماء سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر کے علاوہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے رُوح پرور، بصیرت افروز اور ولولہ انگیز افتتاحی و اختتامی خطابات اور ان میں بیان فرمودہ بیش بہا نصائح سے فیضیاب ہونے اور قرآنی علوم و معارف سے اپنی جھولیاں بھرنے کا خصوصی شرف حاصل ہوا۔ انہوں نے اجتماع کے بابرکت ایام کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی ہدایت کے مطابق اجتماعی ذکرِ الٰہی اور خصوصی دعاؤں میں گزارا۔ وہ اسلام کی موعودہ فتح اور کامل غلبہ سے متعلق نئے ایمان اور نئے یقین سے مالا مال ہو کر اور اپنے قلوب کو خدمتِ اسلام اور خدمتِ قرآنِ پاک کے نئے عزم، نئے جوش اور نئے ولولہ سے معمور کر کے اپنی خوش بختی پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے حضور کی مقبول دعاؤں کے ساتھ شاداں و فرحاں اپنے گھروں کو واپس لوٹے۔ حضور نے اپنے پُر معارف اختتامی خطاب میں منافقوں سے متعلق قرآنی تعلیم کو وضاحت سے بیان کر کے منافقوں کی ذہنیت ان کی ریشہ دوانیوں اور غلط کاریوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور ان کی اصلاح کے قرآنی طریقوں کو واضح فرمایا۔ نیز اس امر کو واضح کر کے ہمیں تمام بنی نوعِ انسان کی خدمت کے لئے پیدا کیا گیا ہے، انصار کو اپنے دائرۂ خدمت کو وسیع سے وسیع تر کرنے کی پُر زور تلقین فرمائی۔

اجتماع میں شرکت کرنیوالی مجالس

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ ہر سال یہ خالص روحانی اور تربیتی اجتماع پہلے سالوں کی نسبت زیادہ کامیاب ہوتا ہے۔ امسال یہ اجتماع ایسے ایام میں منعقد ہو رہا تھا جبکہ احباب کا اس میں شرکت کے لئے شدید خواہش کے باوجود جوق در جوق آنا ذرا دقت طلب تھا۔ اوّل تو رمضان المبارک کی وجہ سے بہ حسب معمول ماہ اخاء (اکتوبر) کی بجائے نبوت (نومبر) کا مہینہ نصف سے زیادہ گزرنے کے بعد منعقد کرنا پڑا جبکہ گندم کی بجائی کا موسم شروع ہو چکا تھا اور دیہی مجالس کے احباب کے لئے اس میں شمولیت اختیار کرنا مشکل تھا۔ دوسرے جلسہ سالانہ کے قرب کی وجہ سے بھی دُور دراز علاقوں کے احباب کے لئے مرکز میں آنا آسان نہ تھا۔ کیونکہ ایک ماہ بعد انہیں جلسہ میں شمولیت کے لئے تو بہرحال پھر آنا ہی ہے۔ اس کے باوجود احباب ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کے زیرِ اثر دیوانہ وار مرکز میں کھنچے چلے آئے۔ امسال ملک کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی ۵۳۵ مجالس انصار اللہ کے ۱۲۱ ۳ ۴ نمائندگان اراکین اور زائرین نے اجتماع میں شرکت کی جبکہ دفتری ریکارڈ کے بموجب گزشتہ سال ۵۱۵ مجالس کے ۴۵۰۶ نمائندگان، اراکین اور زائرین شریک ہوئے تھے۔ سو گویا امسال شرکت کرنے والی مجالس کی تعداد میں بیس[۲۰] کا اضافہ ہوا۔ ہر چند کہ شرکت کرنے والے احباب کی تعداد گزشتہ سال کی نسبت کسی قدر کم رہی تاہم بجائی کے موسم اور جلسہ سالانہ کے قرب کی وجہ سے یہ تھوڑی سی کمی چنداں قابلِ لحاظ نہیں ہے۔

اجتماع کی مختصر رُوداد

اجتماع کے ایام میں مجموعی طور پر آٹھ اجلاس منعقد ہوئے جن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے افتتاحی اور اختتامی خطابوں نیز قرآنِ مجید، احادیثِ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُر معارف درسوں کے علاوہ اہم علمی و تربیتی موضوعات پر علماء سلسلہ اور بیرونجات سے تشریف لانے والے دیگر ذی علم اصحاب کی اکیس نہایت ٹھوس اور پُر مغز تقاریر ہوئیں۔ ان میں سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم۔ "ذکرِ حبیبؑ" یعنی سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ سیرت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور سیرت صحابہؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر سلسلہ وار نہایت ایمان افروز تقاریر بھی شامل تھیں۔ علاوہ ازیں شوریٰ انصار اللہ کے بھی دو اجلاس منعقد ہوئے۔ جن میں انتخابِ صدر کے علاوہ اہم ترین تربیتی اور تنظیمی امور سے متعلق تجاویز اور نئے سال کے بجٹ سے متعلق کثرتِ رائے کے ذریعہ سفارشات پیش کی گئیں۔ مزید برآں انعامی تقریری اور ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ علاوہ سوال و جواب کے دو دلچسپ پروگرام بھی ہوئے۔ دونوں درمیانی راتوں میں باجماعت نمازِ تہجد بھی ادا کی گئی۔ اس طرح ہزاروں انصار نے اجتماع کے شب و روز دعاؤں اور اجتماعی ذکرِ الٰہی میں بسر کئے۔

اختتامی اجلاس

اجتماع کا اختتامی اجلاس ۱۹ ارنبوت (مطابق ۱۹ ارنومبر) کو صبح پونے نو بجے تلاوتِ قرآنِ مجید سے شروع ہوا۔ جو مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب نے کی۔ مکرم قریشی عبد الرحمٰن صاحب ناظم اعلیٰ مجالس انصار اللہ صوبہ سندھ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سُنائی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم میاں محمود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع پشاور نے انصار اللہ کی ذمہ داریاں کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ کی تقریر کے بعد سوال و جواب کے پروگرام کے تحت مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب، مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ اور مکرم ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب نے حاضرین کے سوالوں کے جواب دیئے۔ اس پروگرام کے بعد مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے "تبلیغ کی اہمیت" پر تقریر فرمائی۔

اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے انصار اللہ سے خطاب فرمایا۔ آپ کے اس پُر معارف خطاب سے قبل آپ کی زیرِ ہدایت مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے درثمین اردو میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض منتخب اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔ ان اشعار کا اس موضوع سے جس پر حضرت صدر محترم نے انصار سے خطاب فرمایا خاص تعلق تھا۔ ازاں بعد حضرت صدر محترم نے خطاب فرماتے ہوئے مساواتِ انسانی نیز باہمی محبت و اخوت سے متعلق اسلامی تعلیم اور اس کی حکمت پر بہت پُر معارف اور ایمان افروز پیرائے میں روشنی ڈالی۔ آپ نے اسلامی معاشرہ کے ان ہر دو پہلوؤں سے متعلق قرآن کی آیات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیثِ مبارکہ نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کو ایک خاص ترتیب سے پیش کر کے اسلامی تعلیم کے محاسن کو بہت پُر اثر اور دلنشین انداز میں واضح فرمایا۔ آپ کا یہ پُر معارف خطاب نصف گھنٹہ سے زائد عرصہ تک جاری رہا جسے حاضرین نے خاص توجہ، انہماک اور گہری دلچسپی کے ساتھ سُنا۔

حضور کی تشریف آوری اور تقسیم انعامات

حضرت صدرِ محترم کی تقریر کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سوا گیارہ بجے بذریعہ موٹر کار مقام اجتماع میں تشریف لائے۔ جونہی حضور کی کار سٹیج کے دروازہ کے سامنے آ کر رُکی، محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ اور مجلس عاملہ مرکزیہ کے مخلص قائدین نے آگے بڑھ کر حضور کا استقبال کیا۔ حضور محترم صدر مجلس مرکزیہ کی معیت میں جب اسٹیج پر تشریف لائے تو اجتماع میں موجود جملہ حاضرین نے احتراماً کھڑے ہو کر حضور کا استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی۔ حضور کے صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد مکرم نثار احمد صاحب فاروقی آف پشاور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک فارسی نظم پُر شوکت آواز میں خوش الحانی سے پڑھ کر سُنائی۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے اپنے دستِ مبارک سے ناظمین اعلیٰ علاقائی اور ناظمین اضلاع کو اسنادِ خوشنودی نیز تعلیمی امتحانات میں

اول اور دوم آنے والے انصار اور اجتماع کے موقع پر منعقد ہونے والے تقریری اور ورزشی مقابلہ جات میں امتیاز حاصل کرنے والی مجالس اور انصار کو انعامات عطا فرمائے۔

حضور ایدہ اللہ کا اختتامی خطاب

آخر میں حضور ایدہ اللہ نے انصار کو ایک روح پرور اور بصیرت افروز ولولہ انگیز اختتامی خطاب سے نوازا۔ حضور کے خطاب کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل ہے:-

حضور نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد درج ذیل آیات قرآنی تلاوت کیں:-

اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ۔

(التوبہ آیت ۱۲۶)

يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝

(الحدید آیت ۱۵)

اور پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں نفاق کے ہر پہلو پر روشنی ڈال کر منافقوں کی ذہنیت کو بڑی تفصیل کے ساتھ مسلمانوں کے سامنے رکھا ہے۔ جس کثرت اور تفصیل کے ساتھ قرآن مجید میں نفاق اور منافقوں کا ذکر آیا ہے۔ اس سے تین نتائج اخذ ہوتے ہیں۔ (۱) ہر اس جماعت کے ساتھ جو قرآن سے پیار اور محبت کرنے والی اور اسے دنیا میں پھیلانے والی ہوگی اس کے ساتھ منافقوں کا وجود ہمیشہ پایا جاتا رہے گا۔ (۲) چوکس اور بیدار رہ کر منافقوں کی نگرانی کرنی چاہیئے تاکہ قرآن مجید کے بیان کردہ طریقوں کے مطابق امت مسلمہ کو ان کے شر سے بچایا جاسکے۔ (۳) اس گروہ کے متعلق ہر ممکن کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ انہیں ہدایت مل جائے۔

جہاں تک منافقوں کی اصلاح کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے ان کی اصلاح کا ایک طریق ان آیات میں یہ بیان فرمایا ہے کہ انہیں سال میں ایک یا دو بار آزمائش میں ڈالا جائے۔ اور ان کی سب سے بڑی آزمائش یہ ہے کہ منافقین کے متعلق قرآنی تعلیم کو لوگوں کے سامنے بیان کیا جائے۔ چنانچہ اس قرآنی حکم کی تعمیل میں میں کبھی کبھی منافقوں کے متعلق قرآنی تعلیم جماعت کے سامنے بیان کرتا ہوں۔ اور اس حکم کے مطابق ہی آج میں یہ تقریر کر رہا ہوں۔

اس کے بعد حضور نے مذکورہ بالا آیات کی تفسیر کرتے ہوئے ان آیات میں بیان کردہ منافق کی تین علامتوں پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی۔

اوّل: ایک بنیادی علامت منافق کی یہ ہے کہ وہ مومنین کی ہلاکت کا انتظار کرتا ہے۔

دوم: خدائی وعدوں کے متعلق اس کے دل میں یقین کا فقدان ہوتا ہے اور وہ شیطان کے بہکائے میں آکر شکوک و شبہات اور وساوس کا شکار رہتا ہے اور اس لئے دین کی خاطر قربانیوں سے جی چراتا ہے۔

سوم: منافق نفسانی خواہشات کے زیر اثر دنیا اور دنیوی عیش کے سامانوں کے حصول میں ہی گھلتا رہتا ہے۔ ابدی لذت اور ابدی سرور سے وہ بے بہرہ ہوتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کا دوست بننے کی بجائے شیطان کا دوست بن جاتا ہے۔

منافقین کی تین علامتیں بیان کرنے کے بعد حضور نے فرمایا جہاں اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحدید اور سورۃ التوبہ کی مذکورہ بالا آیات میں منافقوں کی تین بنیادی علامتیں بیان فرمائی ہیں۔ وہاں سورۃ التوبہ کی اگلی آیت لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (التوبہ آیت ۱۲۸) میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تین صفات بیان کی ہیں۔ اور وہ یہ کہ تمہارا تکلیف میں پڑنا محمدؐ پر شاق گزرتا ہے وہ تمہارے لئے خیر کا بہت بھوکا ہے۔ اور وہ مومنوں کے ساتھ محبت کرنے والا اور بہت کرم کرنے والا ہے۔ سو خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان تین صفات کو بیان کرکے منافقوں کو یہ امر باور کرایا ہے کہ جب ہمارے اس رسول میں یہ تین صفات پائی جاتی ہیں تو تم شیطان کے بہکائے میں کیوں آتے ہو۔ اور کیوں اس کی پیروی کرکے سراسر خسارہ پانے والوں میں شامل ہوتے ہو۔ تمہیں چاہیئے کہ جب بھی شیطان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنوں کے خلاف تمہیں بہکانا چاہے تو تم اسے دھتکار دو اور اس کی چکنی چپڑی باتوں پر ہرگز کان نہ دھرو۔ اس لئے کہ محمد ہست برہانِ محمد ہم تو جنہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن کے جلوے دیکھے ہیں۔ قرآن کی عظمت کو اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا ہے۔ اس کی مٹھاس کو اپنی زبان سے چکھا ہے۔ اور اس کی آواز کو اپنے کانوں سے سنا ہے جانتے ہیں کہ شیطان دلوں میں وسوسے ڈال کر اور شکوک و شبہات میں مبتلا کرکے انسان کو فریب دیتا ہے لیکن جو نہیں جانتے یا جانتے بوجھتے ہوئے اپنی شومیٔ قسمت سے نہیں سمجھتے ہیں چوکس اور بیدار رہ کر انہیں بچانا ہوگا۔

اس پُر معارف اور بصیرت افروز تقریر کے آخر میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اب یہ اجتماع ختم ہو رہا ہے۔ اب تک میرے پاس جو رپورٹ آئی ہے اس کے مطابق اجتماع میں شریک ہونے والی مجالس تعداد کے لحاظ سے مجلس خدام الاحمدیہ آپ سے دو مجالس آگے ہے یعنی ان کے اجتماع میں آپ کے اجتماع کی نسبت دو مجالس زیادہ شریک ہوئی تھیں۔ لجنہ اماء اللہ کی کارکردگی بعض مجبوریوں کی وجہ سے ہم ایک ہی پیمانہ سے نہیں جانچ سکتے ہیں۔ ان کے ہاں اس سے کم تعداد میں لجنات شامل ہوتی ہیں۔ گو امسال بھی ان کے اجتماع میں شرکت کرنے والی لجنات کی تعداد گذشتہ سال کی نسبت زیادہ ہے۔ پھر بھی کل میں نے ان سے کہا تھا کہ وہ اپنے دائرہ خدمت کو بڑھائیں۔ یہی میں آپ سے بھی کہتا ہوں کہ آپ اپنے دائرہ خدمت کو وسیع کرنے کی کوشش کریں۔ ہم نے ایک جسم، ایک جان اور ایک روح کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کو نبھانا ہے۔ اس لئے ہمارے ہر کام میں گہرائی بھی ہونی چاہیئے وسعت بھی ہونی چاہیئے۔ ہمیں یہ امر کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ ہم خدمت نوعِ انسان کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ اس لئے میں پھر آپ سے یہی کہوں گا کہ اپنے دائرہ خدمت کو وسیع سے وسیع تر کرتے چلے جائیں۔ میری ایک خواہش یہ ہے کہ پاکستان کے ہر گاؤں میں ہماری جماعت کی طرف سے طبع کردہ قرآن مجید کا کم از کم ایک نسخہ پہنچ جانا چاہیئے۔ لجنات ہر اس مالی قربانی میں شامل ہیں جو مرد کرتے ہیں مثلاً فضلِ عمر فاؤنڈیشن اور نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی تحریکوں میں وہ برابر کی شریک ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ بعض کام ایسے کرتی ہیں جن میں وہ مردوں کو شریک نہیں کرتیں۔ مثلاً انہوں نے یورپ میں متعدد مساجد اپنے چندوں سے تعمیر کرائی ہیں۔ اب لجنہ اماء اللہ نے اپنے قیام کی پنجاہ سالہ تقریب کے موقعہ پر دو لاکھ کی رقم پیش کی ہے کہ اسے میں جس کام پر چاہوں خرچ کروں۔ میرے سامنے سب سے اہم کام اشاعتِ قرآن کا ہے سو یہ رقم اس کام پر ہی خرچ کی جائے گی۔ پس میں آپ سے کہتا ہوں کہ اپنے دائرہ خدمت کو وسیع کریں اور قرآن کریم کی برکت کو اگر گھر گھر نہیں تو کم از کم قریہ قریہ پہنچانے کی کوشش کریں۔ یہ قطعاً مشکل نہیں ہے ہر گاؤں میں قرآن مجید کا ایک ایک نسخہ بآسانی پہنچایا جاسکتا ہے۔ اس نہایت ہی اہم اور بیش قیمت نصیحت کے بعد حضور نے بڑے ہی شفقت بھرے انداز میں انصار اللہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا، شروع میں بھی اور درمیان میں بھی اور آخر میں بھی دعائیں ہی دعائیں آپ کے لئے میرے پاس تھیں اور ہیں۔ سفر اور حضر میں، جاگتے اور سوتے، کام انجام دیتے اور آرام کرتے الغرض ہر جگہ اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی رحمتیں آپ کے ساتھ ہوں ان دعاؤں کے ساتھ میں آپ کو رخصت کرتا ہوں آپ بھی میرے لئے دعا کریں۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی اجازت سے

جلسہ سالانہ پر اخبار بدر کا خاص نمبر

"لجنہ اماء اللہ نمبر"

ہوگا اور ۱۴ و ۲۱ دسمبر کی دونوں اشاعتوں پر مشتمل ہوگا۔ نیز لجنہ اماء اللہ کی پچاس سالہ تقریب کی مناسبت سے صرف لجنہ سے متعلق مضامین ہی اشاعت خاص میں پیش کئے جا رہے ہیں۔ دیگر موصولہ مضامین آئندہ عمومی اشاعتوں میں شائع ہوں گے۔ انشاء اللہ۔

(ادارہ)

درخواست ہائے دُعا

(۱) — مکرم عبد المجید خان صاحب آف مائیکا گوڈا کا بیٹا عزیز عبد الباسط M. Tech کا اور نواسہ عزیز ظہیر الدین خان ایم۔بی۔بی۔ایس کے پہلے سال کا امتحان دے رہے ہیں۔ ہر دو کی نمایاں کامیابی کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(۲) — مکرم عبد الشکور صاحب حیدر آباد کے والد مکرم سیٹھ عبد الغفور صاحب بعض سخت قسم کی مشکلات اور پریشانیوں میں مبتلا ہیں اور اپنی فیکٹری کی طرف سے سخت ابتلا میں پڑ چکے ہیں۔ احبابِ جماعت سے ازالہ مشکلات اور ابتلاء سے نجات کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

(نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

ثُمَّ لَا یَکُوْنُوْٓا اَمْثَالَکُمْ

پُرانی مسلم قوم اور نئی احمدی مسلم قوم میں مابہ الامتیاز

(از مکرم مولانا محمد ابراہیم صاحب قادیانی نائب ناظر تالیف و تصنیف)

چو دورِ خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند

یہ سوال اخبار الجمعیۃ کی طرف سے اٹھایا گیا ہے کہ :-

"جب کوئی گروہ اسلام کی تعلیمات کے مطابق عمل کرنے والا دنیا کے سامنے موجود ہوگا تو دنیا کے لئے یہ فیصلہ کرنا آسان ہوگا کہ کون اسلام کا نمائندہ ہے اور کون اس کو چھوڑ چکا ہے"!

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دعویٰ کے بعد نام کے مسلمانوں کے مقابلہ میں احمدی مسلمان جماعت کی بنیاد رکھی۔ اس کے الگ قیام کی غرض ہی یہ تھی کہ غیر اسلامی دُنیا اور خود نام کے مسلمانوں کے سامنے سچی، پاکیزہ و فعال نمائندۂ اسلام جماعت پیش کی جائے تا اسلام سے جو تنفر و بیگانگی پیدا ہوچکی ہے اُسے دُور کرکے پھر سے لوگوں کو اسلام کی طرف کھینچا جائے۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے مسلمان اکثریت کے نقائص بیان کرکے واضح کر دیا تھا کہ اب خدا تعالیٰ اِن نکمّے مسلمانوں کی بجائے میرے ذریعہ سے صحابہ کرام کی جماعت کھڑی کرنا چاہتا ہے۔ الجمعیۃ اور اس سے تعلق رکھنے والے علماء کو معلوم ہے کہ اسلام میں صحابہ کرام کا کیا مقام تھا اور وہ کن اوصاف و اخلاق و اعمالِ حسنہ اور کس اعلیٰ کردار کے حامل تھے۔ انہوں نے اسلام و انسانیت کے لئے کیا کچھ کیا۔ اور کیسا نمونہ دنیا کے سامنے رکھا۔ وہ کونسے امور اور کارنامے تھے جن کے ذریعہ سے انہوں نے قوموں پر سبقت حاصل کر لی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمانوں کو بیدار کرنے کے لئے ان کو کھول کر بتا دیا تھا کہ وہ کن اوصاف سے محروم ہیں جس کی وجہ سے وہ خدا کے غضب کے نیچے آچکے ہیں۔ اب جب تک وہ اعلیٰ اوصاف حضورؑ کے ذریعہ سے ان کے اندر پیدا نہ ہوں گے وہ قعرِ مذلّت سے ہرگز نکل نہ سکیں گے۔

پس یہ کوئی نیا سوال نہیں ہے، بلکہ یہ سوال پُرانا ہے جس کا جواب حضورؑ کی طرف سے ان کو دیا جا چکا ہوا ہے۔ وہ جواب کیا ہے، اسے ہم نیچے درج کرتے ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ ان بیان شدہ امور کے ذریعہ سے وہ اپنا اور جماعتِ احمدیہ کا موازنہ کرکے دیکھ لیں کہ دونوں میں سے کونسی جماعت اسلام کی سچی نمائندہ ہے۔ اور کونسی اسے ترک کر چکی ہے۔ جماعت احمدیہ ان نقائص و عیوب سے پاک ہے، جو مسلمانوں کی اکثریت میں موجود ہیں۔ اور ان اوصافِ حمیدہ سے متصف ہے جن سے اکثریت عاری و محروم ہے۔

مسلمانوں کو خطاب کرتے ہوئے حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا ؎

ظاہر ہیں خود نشاں کہ زماں وہ زماں نہیں
اب قوم میں ہماری وہ تاب و تواں نہیں
اب تم میں خود وہ قوت و طاقت نہیں رہی
وہ سطوت و رعب و شوکت نہیں رہی
وہ نام و نمود وہ دولت نہیں رہی
وہ عزمِ مُقبلانہ وہ ہمّت نہیں رہی
وہ علم وہ صلاح وہ عفّت نہیں رہی
وہ نُور اور وہ چاند سی طلعت نہیں رہی
وہ درد وہ گداز وہ رقت نہیں رہی
خلقِ خدا پہ شفقت و رحمت نہیں رہی
دِل میں تمہارے یار کی اُلفت نہیں رہی
حالت تمہاری جاذبِ نصرت نہیں رہی
حُمق آگیا ہے سر میں فطنت نہیں رہی
کسل آگیا ہے دل میں جلادت نہیں رہی
وہ علم و معرفت، وہ فراست نہیں رہی
وہ فکر وہ قیاس وہ حکمت نہیں رہی
دنیا و دیں میں کچھ بھی لیاقت نہیں رہی
اب تم کو غیر قوموں پہ سبقت نہیں رہی
وہ اُنس وہ شوق و وجد وہ طاقت نہیں رہی
ظُلمت کی کچھ بھی حد و نہایت نہیں رہی
ہر وقت جھوٹ۔ سچ کی تو عادت نہیں رہی
نورِ خدا کی کچھ بھی علامت نہیں رہی
سو سو ہے گند دل میں طہارت نہیں رہی
نیکی کے کام کرنے کی رغبت نہیں رہی
خوانِ تہی پڑا ہے وہ نعمت نہیں رہی
دیں بھی ہے ایک قشر حقیقت نہیں رہی
مولیٰ سے اپنے کچھ بھی محبت نہیں رہی
دِل مر گئے ہیں نیکی کی قدرت نہیں رہی
سب پر یہ اک بلا ہے کہ وحدت نہیں رہی
اک پھوٹ پڑ رہی ہے مودّت نہیں رہی
تم مر گئے تمہاری وہ عظمت نہیں رہی
صورت بگڑ گئی ہے وہ صورت نہیں رہی
اب تم میں کیوں وہ سیف کی طاقت نہیں رہی
بھید اس میں ہے یہی کہ وہ حاجت نہیں رہی
اب کوئی تم پر جبر نہیں غیر قوم سے
کرتی نہیں ہے منع صلوٰۃ اور صوم سے
ہاں آپ تم نے چھوڑ دیا دیں کی راہ کو
عادت میں اپنی کر لیا فسق و گناہ کو
اب زندگی تمہاری تو سب فاسقانہ ہے
مومن نہیں ہو تم کہ قدم کافرانہ ہے
اے قوم تم پہ یار کی اب وہ نظر نہیں
روتے رہو دعاؤں میں بھی وہ اثر نہیں
کیونکر ہو وہ نظر کہ تمہارے وہ دل نہیں
شیطاں کے ہیں خدا کے پیارے وہ دل نہیں
تقویٰ کے جامے جتنے تھے سب چاک ہوگئے
جتنے خیال دل میں تھے ناپاک ہوگئے
کچھ کچھ جو نیک مرد تھے وہ خاک ہوگئے
باقی جو تھے وہ ظالم و سفاک ہوگئے
اب تم تو خود ہی موردِ خشمِ خدا ہوئے
اس یار سے بشامتِ عصیاں جُدا ہوئے
اب غیروں سے لڑائی کے معنی ہی کیا ہوئے
تم خود ہی غیر بن کے محلِ سزا ہوئے
سچ سچ کہو کہ تم میں امانت ہے اب کہاں
وہ صدق اور وہ دین و دیانت ہے اب کہاں
پھر جبکہ تم میں خود وہ ایماں نہیں رہا
وہ نورِ مومنانہ وہ عرفاں نہیں رہا
پھر اپنے کُفر کی خبر اے قوم لیجئے
آیت عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ یاد کیجئے!!
ایسا گماں کہ مہدیٔ خونی بھی آئے گا
اور کافروں کے قتل سے دیں کو بڑھائیگا
اے غافلو یہ باتیں سراسر دروغ ہیں
بہتاں ہیں بے ثبوت ہیں اور بے فروغ ہیں
یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا
اب سال سترہ[1] بھی صدی سے گزر گئے
تم میں سے ہائے سوچنے والے کدھر گئے
تھوڑے نہیں نشاں جو دکھائے گئے تمہیں
کیا پاک راز تھے جو بتائے گئے تمہیں
پر تم نے ان سے کچھ بھی اٹھایا نہ فائدہ!
مُنہ پھیر کر ہٹا دیا تم نے یہ مائدہ!
بخلوں سے یارو باز بھی آؤ گے یا نہیں
خو اپنی پاک صاف بناؤ گے یا نہیں
باطل سے مَیل دِل کی ہٹاؤ گے یا نہیں
حق کی طرف رجوع بھی لاؤ گے یا نہیں
اب عذر کیا ہے کچھ بھی بتاؤ گے یا نہیں
مخفی جو دِل میں ہے وہ سُناؤ گے یا نہیں
آخر خدا کے پاس بھی جاؤ گے یا نہیں
اس وقت اس کو مُنہ بھی دکھاؤ گے یا نہیں
تم میں سے جس کو دین و دیانت سے ہے پیار
اب اس کا فرض ہے کہ وہ دِل کرکے استوار
لوگوں کو یہ بتائے کہ وقتِ مسیح ہے
اب[2] جنگ اور جہاد[3] حرام اور قبیح ہے
ہم اپنا فرض دوستو اب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائے گا خُدا

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ مطبوعہ ۱۹۰۲ء صفحہ ۲۶)

اس نظم کو پڑھ کر ہر شخص فیصلہ کر سکتا ہے کہ مسلمان قوم کن عیوب و نقائص کی شکار ہے اور اسے کن اوصاف و کمالات کی ضرورت ہے اور آیا جماعتِ احمدیہ ان عیوب و نقائص سے پاک اور ان اوصافِ حمیدہ و کمالات سے متصف ہے یا نہیں۔ اور آیا اس کے معاندین و مخالفین کے سوا دوسرے غیر متعصب محققین کی اس کے بارے میں کیا آراء ہیں۔ اس کے اعمال۔ کردار۔ اخلاق۔ اتحاد۔ اتفاق۔ الفت۔ یگانگت۔ جماعتی تنظیم۔ مرکزیت۔ مالی قربانیاں۔ خدمت و جہاد بالقرآن فعالیت۔ علم قرآن۔ خدمتِ انسانیت۔ دینداری و اشاعتِ اسلام کے کاموں اور کامیابیوں کے بارے میں اب تک ان کی طرف سے کس قسم کی شاندار تحقیق کا متواتر اظہار ہوتا چلا آرہا ہے۔ ان کے دشمنوں کی ناکامیوں کو انہوں نے کس کس رنگ میں اُجاگر کیا ہے اور دُنیا کو بتایا ہے کہ یہ جماعت پورے زور سے مشرق و مغرب میں دشمنانِ اسلام کا مقابلہ کرکے آگے بڑھ رہی ہے۔ اور ان کو شکست پر شکست دے کر اپنا رعب ان پر قائم کر رہی ہے۔ اس کے دشمن مرعوب ہو چکے ہیں۔ اور ہر میدان میں اس کے سامنے ہتھیار ڈال چکے ہیں۔ معاندین کی امیدیں خاک میں مل چکی ہیں۔ اور اُن پر یاس و قنوط طاری ہے۔ جماعت کے

---

[2] صرف وقتی طور پر۔
[3] دینی لڑائیاں۔

[1] بانوے۔

مسلمانوں کیلئے دُنیا کو پکڑنے کا قریبی راستہ "تبلیغ و دعوت"

بقیہ اداریہ صفحہ ۲

حوصلے بڑھ چکے ہیں۔ اور وہ دن دونی رات چوگنی ترقی کر رہی اور اپنی منزلِ مقصود کی طرف تیزی سے قدم بڑھا رہی ہے۔ کیونکہ وہ عقلی، علمی، اخلاقی، رُوحانی اور مالی وجانی سامانوں سے زیادہ سے زیادہ لیس ہوتی جا رہی ہے۔ اور اس کا میدانِ عمل پھیلتا چلا جا رہا ہے۔ اور اس کے مخالفین اس کا منہ تک رہے ہیں۔ دنیا کی نظر اب اس کی طرف اٹھ رہی ہے۔ تمام ممالک اس کی آواز سے متاثر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ حالانکہ اس کی تعداد ابھی آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں مگر اس کا اثر اس کے وجود سے بہت زیادہ محسوس کیا جا رہا ہے۔ اہلِ مذاہب اس کے سامنے فکرمند اور لرزاں و ترساں ہیں۔ پوری مساعی کے باوجود کسی محاذ پر بھی کسی کو اس کے سامنے کامیابی نصیب نہیں ہو سکی۔ دشمن اس کے سامنے اپنی مرعوبیت کا برملا اعتراف کر چکا ہے۔ اور کئی محاذوں پر اپنے عناد و مخالفت کا مزا بھی چکھ چکا ہے۔ اور کئی پیشگوئیوں کا نتیجہ بھگت رہا ہے۔ تنبیہات کا اثر برابر جاری و ساری ہے اور وہ خدائی گرفت کے نیچے ہے۔ جو کبھی بھی ان کا پیچھا نہ چھوڑے گی۔

ما کان اللہ لیغیّر
ما بقوم حتّٰی یغیّروا
ما بانفسھم۔

حضرت اقدسؑ کا الہام ہے۔ کہ جب تک وہ اپنے دلوں کے خیالات اور حالات نہ بدلیں گے اللہ تعالیٰ اُن کے پیچھے لگائی ہوئی بلاؤں کو دور نہیں کرے گا۔ فسادات ۱۹۴۷ء میں اللہ تعالیٰ نے قادیان کی مرکزیت کو قائم رکھ کر اور مسلمانوں کی مشرقی پنجاب میں واقع گدیوں کو ختم کرکے دانا و بینا لوگوں کے لئے ایک نمایاں امتیاز پیدا کر دیا ہے۔ جو سب کے سامنے ہے۔ ان بلاؤں میں اللہ تعالیٰ نے واقعۂ بدر کی طرح باوجود جماعتی ہجرت کے یہاں اپنی قدرت و پیشگوئی کے ذریعہ سے اسلام کی صداقت کا دوبارہ چمکتا ہوا ۳۱۳ افراد کے قیام کا عظیم الشان نشان قائم کر دیا ہے۔ جو ہر جاننے والے کی عقل کو حیران کر دیتا ہے۔ کفر و شرک کے سمندر میں یہ کشتی نوح امن سے چل جا رہی ہے۔ کیا یہ نشانِ امتیاز دنیا کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی نہیں؟

اخبار الجمعیۃ اور اس سے متعلق علماء کو چاہیئے کہ وہ مسلمانوں میں سوائے صدرِ اسلام کے اور اس کی مثال پیش کریں اور جماعتِ احمدیہ کے مقابلہ میں کسی فرقۂ اسلام میں اس قسم کے امتیاز کا نام و نشان دکھائیں۔ تا دُنیا کو معلوم ہو کہ ان فرقہ ہائے اسلام میں سے کسی کے پاس جماعت احمدیہ کے بالمقابل کوئی اس قسم کی روحانی طاقت موجود ہے جس کی وجہ سے اس کو اس پر فوقیت برتری و امتیاز حاصل ہے۔ اور وہ اسلام کا نمائندہ کہلانے کا حقیقی مستحق ہے۔ لیکن اگر ان میں سے کسی کے پاس بھی کوئی ایسا امتیاز موجود نہیں تو ان کو چاہیئے کہ وہ جماعتِ احمدیہ کے اِس امتیاز کا اعتراف کرکے اسے اسلام کا حقیقی نمائندہ تسلیم کر لیں۔ اور اس کے ساتھ ہو کر اسلام کی خدمت میں لگ جائیں تا باقی دُنیا کو اسلام کے نور سے جلد منوّر کیا جا سکے۔

ہم ایڈیٹر صاحب الجمعیۃ دہلی کی خدمت میں مدعیِ مسیحیت و نبوت حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے معجزات و نشانات و پیشگوئیوں و صداقت اور اغیار کی آراء پر مشتمل بعض کتابچے ارسال کر رہے ہیں۔ اور اُن سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ان کا مطالعہ بصحت نیت فرمائیں اور پھر اخبار کے ذریعہ سے اپنی رائے گرامی سے مطلع فرما کر ممنون فرمائیں کہ آیا ان کے ذریعہ سے ان کو جماعت احمدیہ کا نمایاں امتیاز نظر آیا ہے یا نہیں۔ اور ان کو معلوم ہوا ہے یا نہیں کہ جماعت احمدیہ دنیا میں ایک ہی ممتاز جماعت ہے۔ جو اپنے امتیازات و خصوصیات اور اسلامی فعالیت و کیریکٹر و کارناموں کی وجہ سے اسلام کی واحد نمائندہ جماعت ہے اور غیر مسلم دُنیا میں اسلام کا صحیح تعارف کرانے والی اور اس کی دعوت برگ و بار لا رہی ہے اور وہ اپنے علم و قول و عمل سے اسلام کی سچی ترجمان ہے۔ اور اسے وہ بلند و بالا مقام حاصل ہے۔ جس پر اب بہت سے دوسرے لوگوں کو رشک آ رہا ہے۔ اور وہ اسے اسلام کا ترجمان سمجھنے لگے ہیں۔ اس میں اس قدر قوت، طاقت اور زور ہے کہ باقی دنیا بھی اسلام کو سمجھنے کے لئے صرف اس کی روشنی کو دیکھے اور اس کے نقشِ قدم پر قدم مارے۔ احمدیہ جماعت اسلامی تعلیمات و ہدایات کے مطابق عمل کرکے دنیا کے سامنے صحابہ کرامؓ والا کامل نمونہ پیش کر رہی ہے اس لئے اس کے لئے یہ فیصلہ کرنا نہایت آسان ہو چکا ہے کہ وہ اسلام کی صادق نمائندہ ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں پُرانے مسلمان گروہ اسلامی تعلیمات و کارناموں سے یکسر محروم ہیں۔ اور اسلام ترک کر چکے ہیں۔ اور یہ جماعت علاوہ دوسروں کو اسلام کی طرف کھینچنے کے خود ان مسلمانوں کو بھی نئے سرے سے حقیقی اسلام سے روشناس کرکے اُن کو اسلام پر قائم کر رہی اور ان کو اسلامی خدمات کے قابل بنانے کے لئے دن رات کوشاں ہے۔ مگر افسوس ہے کہ وہ یہ سب کچھ دیکھ کر اور زمانہ کے تھپیڑے کھا کر بھی بیدار ہونے کا نام نہیں لیتے۔ اور اپنی ذلت آمیز اور تباہ کُن ڈگر پر دیوانوں کی طرح چلے جا رہے ہیں۔ اور اغیار سے مار پر مار کھا رہے ہیں۔ اور مایوسی کا شکار ہو کر اپنے اصولوں سے دُور سے دور تر ہوتے جا رہے ہیں۔ اور اپنے سے قبل قوم یہود سے بھی کوئی سبق حاصل نہیں کرتے اور کبھی کسی حکومت اور کبھی کسی حکومت کی طرف دوڑ دوڑ کر جاتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو علاج بتا رکھا ہے کہ یا بنی اٰدم اِمّا یاتینّکم رسل منکم یقصّون علیکم اٰیاتی فمن اتقی واصلح فلاخوف علیھم ولاھم یحزنون (اعراف) کہ اے نوعِ انسان اگر تمہارے پاس تمہیں میں سے ہمارے رسول آویں جو ہماری آیاتِ قرآنیہ تم کو پڑھ پڑھ کر سُنا دیں تو یاد رکھو کہ جو لوگ ان پر ایمان لا کر تقویٰ اختیار کریں گے اور اپنی اصلاح کر لیں گے وہ ہر قسم کے خوف سے محفوظ ہو جائیں گے۔ اور وہ غمگین نہ ہوں گے۔ مگر مسلمان خدا کے ہادیٔ برحق کو چھوڑ کر اغیار کی طرف نظریں لگائے بیٹھے ہیں۔ خود کچھ کرنا نہیں چاہتے۔ وہ چاہتے ہیں کہ مفت میں خدائی برکات کے حق دار بن جاویں۔ وہ یاد رکھیں کہ یہ امر خلاف سنّت اللہ ہے۔ وہ تو خدا تعالیٰ کے غضبِ شدید کے نیچے ہیں۔ ولٰکن لا یشعرون۔ مگر جماعتِ احمدیہ خدائی وعدوں سے متواتر حصہ پا رہی ہے۔

وہ خدا جس سے آج سب لوگ بے خبر ہیں وہ مجھ پر جلوہ گر ہوا ہے اگر تم اس خدا کا مشاہدہ کرنا چاہتے ہو تو میری طرف رجوع کرو!

اِسی طرح ساری دُنیا کو دعوت دیتے ہوئے فرمایا ؎

ہم نے اِسلام کو خود تجربہ کرکے دیکھا ۔۔۔ نُور ہے نُور اُٹھو دیکھو سُنایا ہم نے
آج ان نُوروں کا اِک زور ہے اِس عاجز میں ۔۔۔ دِل کو اِن نُوروں کا ہر رنگ دلایا ہم نے
جب سے یہ نُور ملا نُورِ پیمبر سے ہمیں ۔۔۔ ذات سے حق کی وجود اپنا ملایا ہم نے
مصطفٰے پر ترا بےحد ہو سلام اور رحمت ۔۔۔ اُس سے یہ نُور لیا بارِ خُدایا ہم نے

اطمینانِ قلب سے تہی دُنیا آج احمدی مبلّغین کے پاس اپنی پیاس بُجھانے کھچی چلی آ رہی ہے۔ اور اس جگہ اسے وہ سب کچھ مل رہا ہے جس کی اُسے تلاش ہے۔ ہماری مؤدبانہ درخواست اور دِلی تمنّا ہے کہ دوسرے مسلمان بھائی بھی ثابت شدہ حقائق کو قبول کرتے ہوئے تبلیغ و دعوتِ اسلام کے لیے احمدیہ جماعت کا ہاتھ بٹائیں۔ مبارک ہے وہ مسلمان جو اس واضح راستہ کی طرف قدم بڑھاتا اور ترقی یافتہ تیز رفتار دنیا کو پکڑ لینے کا جیتے جی اقدام کرتا ہے۔ اور بعد از مرگ خدا کے حضور سرخرُو ہونے کے سامان کر لیتا ہے۔ وباللہ التوفیق۔

تحریکِ جدید کے وعدے

مہربانی کرکے احبابِ جماعت چندہ تحریک جدید کے وعدے جلد بھجوائیں تا بقیہ سال میں وصولی کی طرف توجہ دی جا سکے۔ ابھی تمام جماعتوں کے وعدے موصول نہیں ہوئے۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں خاص طور پر تلقین فرمائی ہے کہ اس طرح وعدہ کرتے ہی ثواب ملنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور بھی بہت سے فوائد اس میں ہیں۔

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

منقولات

"ایک امکان جسے اب تک استعمال نہیں کیا گیا"

ہفتہ وار اخبار الجمعیۃ دہلی مجریہ ۲۴ر نومبر ۱۹۷۲ء میں مندرجہ عنوان سے "مسلم ممالک" کے ترقیاتی حالات کا بصیرت افروز جائزہ لیا گیا ہے جس کا آخری حصّہ (جو جائزہ کے حاصلِ مطلب پر مشتمل ہے) ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔ اس بارہ میں ہمارا نقطۂ خیال دوسری جگہ ملاحظہ ہو ——— (ایڈیٹر بدر)

"یہ صورتِ حال آج بھی، پہلے سے زیادہ وسیع شکل میں موجود ہے۔ جن مسلم ممالک سے دوسری قوموں کے تجارتی تعلقات ہیں اور جن کے "ڈالروں" اور ٹکنکل صلاحیتوں نے ان کو خرید رکھا ہے، وہ ساری شان وشوکت کے باوجود کائنات کی اس عظیم ترین قیمتی چیز سے محروم ہیں جو صرف مسلم ممالک کے پاس ہے۔ یہ قیمتی چیز دینِ فطرت ہے۔ اس دینِ فطرت کو دوسروں تک پہنچانا نہ صرف ایک اصلاحی فریضہ ہے، بلکہ اس کے اندر تسخیر عالم کی حیرت انگیز طاقتیں بھی چھپی ہوئی ہیں۔ اگر کوئی گروہ اس دینِ فطرت کو لے کر دُنیا کے سامنے کھڑا ہو جائے تو وہ قومیں جو اپنی سائنسی برتری کی بنا پر اس کا استحصال کر رہی ہیں خود اس کی مفتوح ہو کر رہ جائیں گی اور اسلام جو آج بظاہر مغلوب نظر آتا ہے، غلبہ کا مقام حاصل کرلے گا۔

حالات نے مسلم دُنیا کے حق میں مزید ایک موقع فراہم کر دیا ہے۔ جدید دنیا کا مطالعہ بتاتا ہے کہ مادی ترقیات کا سیلاب اب اپنے آخری نقطہ پر پہنچ گیا ہے۔ ساری دنیا میں محسوس کیا جا رہا ہے کہ صرف مادی ترقی انسان کی تسکین کے لئے کافی نہیں۔ عدمِ اطمینان کی نفسیات ایک وبائے عام بن کر ساری دنیا پر چھاتی چلی جا رہی ہیں۔ روس میں پچاس سالہ مذہب کشی کے باوجود مذہب دوبارہ زندہ ہو رہا ہے۔ یورپ اور امریکہ کا ہپی ازم اسی عدمِ اطمینان کی پیداوار ہے۔ جاپان کے نوجوان اپنے ملک کے موجودہ کلچر کو سوداگرانہ کلچر (MERCHANT CULTURE) کہنے لگے ہیں۔ جو انسانی ہستی کے صرف ایک جزو کو تسکین دیتا ہے۔ دورِ جدید کے بہترین ذہنوں نے تسلیم کیا ہے کہ ایک عام عدمِ اطمینان (UNREST) ہے جس میں آج ساری متمدن دنیا کی جدید نسل مبتلا ہے۔

ان حالات نے ایک سنہری موقع دے دیا ہے کہ دینِ فطرت کے حاملین اٹھیں اور دُنیا کی پیاس بجھا کر سارے عالم میں خدا کے دین کا ڈنکا بجا دیں۔ حقیقت یہ ہے کہ تاریخِ انسانی میں یہ پہلا موقع ہے کہ ایک طرف نشر و اشاعت کے وسیع ترین ذرائع دریافت ہو گئے ہیں اور دوسری طرف عالمِ انسانی صدیوں تک مادیات کی وادی میں بھٹکنے کے بعد کسی ایسی چیز کی تلاش میں ہے جو اس کی پوری ہستی کے تقاضوں کا جواب ہو۔ گویا وہ قس بن ساعدہ کی زبان میں کہہ رہا ہے کہ:

"خدایا! اگر مَیں جانتا کہ تیری عبادت کس طرح کی جاتی ہے تو مَیں اسی طرح تیری عبادت کرتا۔"

اگر ہم دنیا کو یونیورسٹیوں، بھاری کارخانوں اور تیز رفتار ہوائی جہازوں کے ذریعہ پکڑنا چاہیں تو شاید ہم اس کو پکڑنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ پچھلے چار سو سالہ عمل کے نتیجے میں اس کی مادی ترقی کی رفتار اتنی تیز ہو چکی ہے کہ جب ہم ہزار کوشش کے بعد اس صنعتی دور میں پہنچیں گے جہاں آج مغربی قومیں ہیں، اُس وقت تک وہ مسٹر الون ٹافلر (ALVIN TOFFLER) کے الفاظ میں مافوق صنعتی دور (SUPER-INDUSTRIAL AGE) میں پہنچ چکی ہوں گی۔ حقیقت یہ ہے کہ دُنیا کو پکڑنے کا وہ راستہ زیادہ قریب ہے جو اسلام کی نمائندگی اور تبلیغ و دعوت کی سمت سے ہو کر جاتا ہے۔ یہ وہ راستہ ہے جس میں ایران و روم کی سطوتوں کو خود حاصل نہیں کرنا پڑتا بلکہ وہ اپنے آپ آکر داعی کے قدموں میں ڈھیر ہو جاتی ہیں۔ مغرب نے جو راستہ دکھایا ہے وہ اپنی آخری کامیابی کے بعد بھی لوہے اور پتھر کی فتح کا راستہ ہے۔ اس کے برعکس اسلام کا راستہ انسان کی فتح کا راستہ ہے اور ظاہر ہے کہ جب انسان فتح ہو جائیں تو لوہے اور پتھر خود بخود مفتوح ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد الگ سے ان کو فتح کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔

مسلمان کی اصل طاقت وہ دینِ کامل ہے جو اس کو مالکِ کائنات کی طرف سے دیا گیا ہے۔ اگر مسلمان اس دین کے داعی بن کر کھڑے ہو جائیں تو ساری دنیا اُن کے آگے سرنگوں ہو سکتی ہے۔ کاش مسلم ممالک اس راز کو سمجھیں اور ایسی حالت میں جب کہ دیگر ممالک اپنے "ڈالروں" کے لئے نفوذ کے راستے تلاش کر رہے ہیں ہم خدا کے دین کے نفوذ کے مواقع ڈھونڈیں اور اُن سے فائدہ اٹھائیں تو آناً فاناً مستقبل بدل جائے۔

ملتِ اسلامیہ کا برباد شدہ قافلہ بے شمار راہوں سے اپنے مستقبل کی تلاش میں مصروف ہے مگر عجیب بات ہے کہ دعوت کے راستہ کو ابھی تک اس نے اختیار نہیں کیا۔ حالاں کہ وہ جس مستقبل کی تلاش میں ہے، وہ دعوت کے سوا کسی اور راہ سے اُسے نہیں مل سکتا۔"

لازمی چندہ جات کی فرضیّت

یہ امر کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ چندہ عام۔ حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ جماعتی طور پر لازمی اور ضروری چندے ہیں کیونکہ ان کی بنیاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رکھی ہے۔ اور ان میں باقاعدگی کے لئے تاکید فرمائی ہے۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ لازمی چندوں کو وہی فرضیت حاصل ہے جو کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے سے چلی آرہی ہے۔ پس ان لازمی چندوں کا تارک یقیناً خدا تعالےٰ کے حضور جوابدہ ہوگا۔ اس لئے ضروری ہے اب جب کہ صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال اپریل میں ختم ہو رہا ہے اور صرف چند ماہ باقی ہیں ہر بقایا دار اپنے ذمّہ بقایا جات کی ادائیگی کے لئے جلد توجہ فرمائے۔ اس لئے نظارت ہذا جملہ احباب جماعت سے اور عہدیداران مال و مبلّغین کرام سے امید رکھتی ہے کہ جماعت کے ہر بقایا دار کو مالی قربانی کی اہمیّت اور سلسلہ کی ضروریات سے آگاہ فرمائیں گے تاکہ ایسے دوست بھی بشاشتِ قلبی سے ۳۰ر اپریل سے قبل بقایا جات کی ادائیگی کرکے اپنے اس عہد کو پُورا کریں کہ

"مَیں دین کو دُنیا پر مقدّم رکھوں گا"

اللہ تعالےٰ آپ سب کو اس کی توفیق بخشے آمین ۞

ناظر بیت المال آمد قادیان

منظوری انتخاب عہدیدار جماعت احمدیہ مدراس

صدر جماعت احمدیہ مدراس کی رپورٹ بسلسلہ انتخاب کے مطابق مکرم عبد الوہاب صاحب کو سیکرٹری تحریک جدید و سیکرٹری وقف جدید جماعت احمدیہ مدراس کی منظوری دی جاتی ہے۔ یہ منظوری ۳۰ تک کے لئے ہوگی۔ اللہ تعالےٰ اُن کو احسن رنگ میں زیادہ سے زیادہ خدمتِ سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے آمین ۞

ناظر اعلیٰ قادیان

آپ کے ایمان کے فائدہ کی بات !!

۱۹۳۷ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:-

"مَیں اخبار کے فائدہ کے لئے نہیں بلکہ آپ لوگوں کے ایمانوں اور آپ کے ہمسایوں کے ایمان کے فائدہ کے لئے کہہ رہا ہوں کہ آپ لوگ اخبارات خریدیں۔"

مینیجر بدر قادیان

درخواست ہائے دُعا

(۱) ـــ امسال وادی کشمیر میں بے وقت برف باری کی وجہ سے لوگ پریشان ہیں لوگوں کی پریشانی کے ازالہ اور جماعت احمدیہ یاری پورہ کے دینی و دنیوی ترقیات کے لئے جملہ احبابِ جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔ نیز جماعت احمدیہ یاری پورہ کے اکثر بزرگ بیمار رہتے ہیں ان سب کی صحت یابی کے لئے اور جماعت کے تمام طالب علموں کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار عبد المجید ٹاک علی گڑھ

(۲) ـــ خاکسار کی والدہ محترمہ اکثر بیمار رہتی ہیں۔ احبابِ جماعت سے ان کی صحت و سلامتی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز مخدوم پٹیل صاحب آف اڈیٹور کارڈ کا ایک عرصہ سے قید میں ہے رہائی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار محمد یوسف الدین منصور احمد متعلم جامعہ احمدیہ قادیان۔

(۳) ـــ پچھلے چند ماہ سے ہمارے چچا زاد بھائی ملک صلاح الدین صاحب بیمار چلے آرہے ہیں نیز ہمارا چھوٹا بچہ مظفر احمد گزشتہ ۳۰ر جون سے بیمار ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان دونوں کی کامل صحت یابی کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔

خاکسار شریف احمد۔ بہار

"جبکہ ساری جماعت جلسہ سالانہ پر نہیں پہنچ سکتی ، جو پہنچ سکتے ہیں انہیں سو کام کا حرج کر کے بھی آنا چاہیئے"

اپنی اولادوں میں احمدیت قائم رکھنے کا بہترین ذریعہ جلسہ سالانہ پر قادیان آنا ہے

جلسہ سالانہ میں شمولیت کے بارہ میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اہم ارشادات

" اس مہینہ (یعنی دسمبر) میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت اور اس کے الہام اور وحی سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت کا ایک اجتماع مقرر فرمایا ہے .... اس اجتماع کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ خواہش ظاہر فرمائی ہے کہ جماعت کے وہ تمام دوست جن کا ان دنوں یہاں پہونچنا ممکن ہو اس موقعہ پر جمع ہوا کریں ۔ اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سُننے یا سُنانے میں شامل ہوا کریں ، جو ان دنوں یہاں کیا جاتا ہے "

" ہماری جماعت کا بیشتر حصہ اس وقت ہندوستان میں ہے اور اس میں سے بھی زیادہ تر مردوں کی ایک تعداد ہے جو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان پہونچ سکتی ہے ۔ پس جو پہنچ سکتے ہیں انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ ساری جماعت کی طرف سے ان پر ایک خاص ذمہ داری ہے جسے ادا کرنے کی کوشش ان کا اوّلین فرض ہے ۔ اور یہ کہ جبکہ ساری جماعت اس موقعہ پر نہیں پہنچ سکتی تو ہر علاقہ کے مردوں عورتوں اور بچوں میں سلسلہ کی روح کو زندہ رکھنے کے لئے جو پہنچ سکتے ہیں ، انہیں سو کام کا حرج کر کے بھی آنا چاہیئے ۔ تا اُن کا آنا دوسروں کے نہ آسکنے کے نقصان کا ازالہ کر دے ...."

" ہر وہ شخص جس کے لئے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان پہنچنا ممکن ہے اگر یہاں آنے میں کوتاہی کرتا ہے تو اس کا لازمی اثر اس کے ہمسایوں اور اس کی اولاد پر پڑے گا ۔ مَیں نے دیکھا ہے جو دوست سال بھر میں ایک دفعہ بھی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان آجاتے ہیں اور اپنے اہل وعیال کو ہمراہ لاتے ہیں ان کی اولادوں میں احمدیت قائم رہتی ہے ۔ اور گو ان بچوں کو احمدیت کی تعلیم سے ابھی واقفیت نہیں مگر وہ اپنے والدین سے یہ ضرور کہتے رہتے ہیں کہ ابّا ہمیں قادیان کی سیر کے لئے لے چلو ۔ اس طرح بچپن میں ہی ان کے قلوب میں احمدیت گھر کر نا شروع کر دیتی ہے ۔ اور آخر بڑے ہو کر وہ اپنی جماعت کا شاندار نمونہ پیش کرنے پر قادر ہو جاتے ہیں ۔ پھر بچوں کے ذہن کے لحاظ سے بھی جلسہ سالانہ کا اجتماع اُن پر بڑا اثر کرتا ہے ۔ بچہ ہمیشہ غیر معمولی چیزوں اور ہجوم سے متأثر ہوتا ہے ۔ پس جلسہ سالانہ پر آکر وہ نہ صرف ایک مذہبی مظاہرہ دیکھتا ہے بلکہ اپنی طبیعت کی جدت پسندی کے لحاظ سے بھی تسلّی پاتا ہے ۔ اور یہ اجتماع اس کے لئے ایک دلچسپ اور یاد رکھنے والا نظارہ بن جاتا ہے ۔

غرض جو باپ جلسہ پر آتے ہیں وہ اپنی اولاد کے دِل میں بھی یہاں آنے کی تحریک پیدا کر دیتے ہیں ۔ اور کبھی نہ کبھی ان کے بچہ کا اصرار بچّے کو جلسہ پر لانے کا محرک ہو جاتا ہے جس کے بعد دوسرا قدم وہ اُٹھاتا ہے جس کا مَیں نے ابھی ذکر کیا ۔

پس ان ایّام میں قادیان آنا کِسی ایسے بہانے یا عُذر کی وجہ سے ترک کر دینا جسے توڑا جا سکتا ہے یا جس کا علاج کیا جا سکتا ہے صرف ایک حکم کی نافرمانی ہی نہیں بلکہ اپنی اولاد پر بھی ظُلم ہے ۔"

(الفضل ۱۸ر دسمبر ۱۹۳۷ء)

دُعا کی خاص تحریک

قادیان ۱۴ر دسمبر ۔ کلکتہ سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم محمود احمد صاحب ان کی اہلیہ صاحبہ اور ان کے بھائی مکرم حاجی انوار احمد صاحب اور سارے بچّے کار کے ایک حادثہ میں شدید زخمی ہوئے ہیں حالت تشویشناک ہے

ایک روز بعد مورخہ ۱۴ر دسمبر کی اطلاع مظہر ہے کہ چھوٹے بھائی مکرم حاجی انوار احمد صاحب وفات پا گئے ہیں ۔ انّا للّٰہ وانّا الیہ راجعون ۔ باقی مجروحین رفتہ رفتہ رو بصحت ہیں ۔ احباب ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں ۔

ادارہ بدر مرحوم الحاج انوار احمد صاحب کی افسوسناک وفات پر دلی تعزیت کرتے ہوئے دُعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے لواحقین بالخصوص ان کی والدہ محترمہ کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے

اللّٰھمّ اٰمین ؛

آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن ۱/۵۸ فیرس لین کلکتہ ۱۲

کروم لیدر اور بہترین کوالٹی ہوائی چپل اور ہوائی شیٹ کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں ۔

Azad TRADING CORPORATION
58/1 PHEARS LANE CALCUTTA-12.

قادیان میں پہنچنے والی ریلوں اور بسوں کے اوقات

امرتسر سے قادیان کیلئے چلنے والی گاڑیوں کے اوقات

نمبر شمار	روانگی از امرتسر	وقت رسیدگی قادیان
۱	۵ - ۳۸	۷ - ۴۵
۲	۱۵ - ۰۰	۱۷ - ۱۰
۳	۱۸ - ۰۰	یہ گاڑی صرف بٹالہ تک آتی ہے ۔

قادیان سے امرتسر تک کیلئے چلنے والی گاڑیوں کے اوقات

۱ ۔ روانگی از قادیان	۸ - ۱۰	رسیدگی امرتسر ۱۰ - ۲۰
۲ ۔ " "	۱۲ - ۵۵	یہ صرف بٹالہ تک جاتی ہے ۔
۳ ۔ " "	۲۰ - ۲۰	رسیدگی امرتسر ۲۲ - ۳۰

بٹالہ سے قادیان کے لئے چلنے والی گاڑی کا وقت

۱ ۔ روانگی از بٹالہ ۱۹-۲۰ رسیدگی قادیان ۱۹-۵۵

نوٹ

قادیان سے بٹالہ ۔ امرتسر اور جالندھر کے لئے عموماً آدھے آدھے گھنٹے کے بعد بس مل جاتی ہے اور قریباً ۲۷ بسیں قادیان سے آتی جاتی ہیں ۔ چونکہ بسوں کے اوقات معیّن نہیں ہیں اس لئے احباب کی خدمت میں یہی گزارش ہے کہ اکثر گاڑی پر ہی سفر کرنے کی کوشش کریں ؛

منتظم استقبال جلسہ سالانہ قادیان

بہ ہمت خیال فرمائیے

آپ کو اپنی کار یا ٹرک کے لئے اپنے شہر سے کوئی پُرزہ نہیں مل سکا تو وہ پُرزہ نایاب ہو چکا ہے ۔ آپ فوری طور پر ہمیں لکھیئے یا فون یا ٹیلیگرام کے ذریعہ ہم سے رابطہ پیدا کیجئے ۔ کار اور ٹرک پیٹرول سے چلنے والے ہوں یا ڈیزل سے ہمارے ہاں ہر قسم کے پُرزے دستیاب ہو سکتے ہیں ۔

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA 1

تار کا پتہ { "AUTOCENTRE" } فون نمبرز { 23-1652 23-5222

خط و کتابت کرتے ہوئے اپنا خریداری نمبر ضرور لکھیئے ۔ (مینیجر بدر)